روزنامہ

ٹیلیفون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 10 فروری 2011ء 6 ربیع الاول 1432 ہجری 10 تبلیغ 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 34

مغفرت کی دعا

حضرت انس بن مالکؓ سے یہ دعائے رسول ﷺ مروی ہے۔

اللھم لا عیش الا عیش الا خرۃ فاغفر الانصار والمھاجرۃ

ترجمہ :۔ اے اللہ ! اصل زندگی تو اخروی زندگی ہے پس انصار اور مہاجرین کو بخش دے۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ خندق حدیث نمبر3790)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دعا کرنے والوں کے لئے آسمان زمین سے نزدیک آجاتا ہے اور دعا قبول ہو کر مشکل کشائی کے لئے نئے اسباب پیدا کئے جاتے ہیں اور ان کا علم پیش از وقت دیا جاتا ہے اور کم سے کم یہ کہ میخ آہنی کی طرح قبولیت دعا کا یقین غیب سے دل میں بیٹھ جاتا ہے۔ سچ یہی ہے کہ اگر یہ دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خداشناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔ دعا سے الہام ملتا ہے دعا سے ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ کلام کرتے ہیں۔ جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق اور صفا کے قدم سے دعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے۔ دعا کی ضرورت نہ صرف اس وجہ سے ہے کہ ہم اپنے دنیوی مطالب کو پاویں بلکہ کوئی انسان بغیر ان قدرتی نشانوں کے ظاہر ہونے کے جو دعا کے بعد ظاہر ہوتے ہیں اس سچے ذوالجلال خدا کو پا ہی نہیں سکتا جس سے بہت سے دل دور پڑے ہوئے ہیں۔ نادان خیال کرتا ہے کہ دعا ایک لغو اور بیہودہ امر ہے مگر اسے معلوم نہیں کہ صرف ایک دعا ہی ہے جس سے خداوند ذوالجلال ڈھونڈنے والوں پر تجلی کرتا اور انا القادر کا الہام ان کے دلوں پر ڈالتا ہے۔ ہر ایک یقین کا بھوکا اور پیاسا یاد رکھے کہ اس زندگی میں روحانی روشنی کے طالب کے لئے صرف دعا ہی ایک ذریعہ ہے جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین بخشتا اور تمام شکوک و شبہات دور کر دیتا ہے۔ کیونکہ جو مقاصد بغیر دعا کے کسی کو حاصل ہوں وہ نہیں جانتا کہ کیونکر اور کہاں سے اس کو حاصل ہوئے۔ بلکہ صرف تدبیروں پر زور مارنے والا اور دعا سے غافل رہنے والا یہ خیال نہیں کر سکتا کہ یقیناً وحقاً خدا تعالیٰ کے ہاتھ نے اس کے مقاصد کو اس کے دامن میں ڈالا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص دعا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر کسی کامیابی کی بشارت دیا جاتا ہے وہ اس کام کے ہو جانے پر خدا تعالیٰ کی شناخت اور معرفت اور محبت میں آگے قدم بڑھاتا ہے۔ اور اس قبولیت دعا کو اپنے حق میں ایک عظیم الشان نشان دیکھتا ہے اور اسی طرح وقتاً فوقتاً یقین سے پُر ہو کر جذبات نفسانی اور ہر ایک قسم کے گناہ سے ایسا مجتنب ہو جاتا ہے کہ گویا صرف ایک روح رہ جاتا ہے۔ لیکن جو شخص دعا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کے رحمت آمیز نشانوں کو نہیں دیکھتا وہ باوجود تمام عمر کی کامیابیوں اور بے شمار دولت اور مال اور اسباب تنعم کے دولت حق الیقین سے بے بہرہ ہوتا ہے اور وہ کامیابیاں اس کے دل پر کوئی نیک اثر نہیں ڈالتیں بلکہ جیسے جیسے دولت اور اقبال پاتا ہے غرور اور تکبر میں بڑھتا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ پر اگر اس کو کچھ ایمان بھی ہو تو ایسا مردہ ایمان ہوتا ہے جو اس کو نفسانی جذبات سے روک نہیں سکتا اور حقیقی پاکیزگی بخش نہیں سکتا۔

(ایام الصلح ۔ روحانی خزائن جلد14 ص 239)

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

روزانہ تلاوت قرآن کریم کریں

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہِ عرفان
جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضان

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں....... پس بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھنے کی عادت ڈالیں اور خود بھی پڑھیں۔ ہر گھر سے تلاوت کی آواز آنی چاہئے۔“

(خطبات مسرور جلد2 صفحہ 687)

☆ کیا آپ روزانہ تلاوت قرآن کریم کر رہے ہیں؟

☆ کیا آپ کے گھر کے تمام افراد روزانہ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرتے ہیں؟

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

نظارت تعلیم کے انعامی سکالرشپس 2010ء کا فائنل رزلٹ

مورخہ 20 جنوری 2011ء تک موصول ہونے والی درخواستوں کے مطابق فائنل رزلٹ شائع کیا جا رہا ہے۔نواب عباس احمد خان سکالرشپ کے رزلٹ کا اعلان 15 فروری کے بعد کیا جائیگا۔

جنرل سکالرشپس

یہ سکالرشپس پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو دیئے جاتے ہیں۔ان کیلئے مزید کسی قسم کی کوئی شرط نہ ہے۔تمام پوزیشنز نظارت تعلیم میں موصول ہونے والی درخواستوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کی جاتی ہے۔خواہ بورڈ/ادارہ میں کوئی پوزیشن نہ ہو۔

صدیق بانی میٹرک سکالرشپ

نمبر شمار	گروپ	نام طالب علم/طالبہ	ولدیت	حاصل کردہ نمبر (%)	بورڈ/ادارہ
1	سائنس گروپ	ماہ طلعت	ڈاکٹر لطیف احمد	95.62	لاہور
1	جنرل گروپ	ماہرہ فاروق	رانا فاروق احمد	78.29	فیصل آباد

صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ

1	پری انجینئرنگ	آغا جری اللہ	ممتاز انعام اللہ	92.27	ڈی جی خان
1	پری میڈیکل	سمیعہ عندلیب	ڈاکٹر اعجاز احمد	91.73	لاہور
1	جنرل گروپ	ولید احمد	ناصر احمد سدھو	89.09	فیصل آباد

خورشید عطاء سکالرشپ

2	پری انجینئرنگ	اسد بشیر	بشیر احمد گھمن	92.18	گوجرانوالہ
2	پری میڈیکل	عائشہ مقبول ملک	مقبول مبارک ملک	90.73	فیڈرل بورڈ
2	جنرل گروپ	ماریہ ثمن	عبدالباسط خان	85.82	ملتان
3	جنرل گروپ	محمد عارف	محمد یوسف	85.36	فیصل آباد

صادقہ فضل سکالرشپ

3	پری انجینئرنگ	عبدالواسع	عبدالوحید	91.55	فیصل آباد
4	پری انجینئرنگ	ارفع عفت خان	نسیم احمد خان	89.36	فیصل آباد
3	پری میڈیکل	محمد عادل افضل	محمد افضل	88.45	فیصل آباد
4	پری میڈیکل	سعدیہ حرا	منظور احمد	87.82	فیصل آباد
4	جنرل گروپ	مصور احمد ساجد	مقصود احمد ساجد	84.27	لاہور

میڈیکل سکالرشپس

یہ سکالرشپس صرف ان طلباء وطالبات کیلئے ہیں جن کا داخلہ MBBS میں ہو چکا ہے۔جن طلباء وطالبات کے داخلہ جات MBBS میں ہو چکے ہیں صرف انہی کو سکالرشپس مل سکیں گے۔

مرزا مظہر احمد میڈیکل سکالرشپ

1	پری میڈیکل	سمیعہ عندلیب	ڈاکٹر اعجاز احمد	91.73	لاہور

ڈاکٹر عبدالسمیع سکالرشپ

2	پری میڈیکل	عائشہ مقبول ملک	مقبول مبارک ملک	90.73	فیصل آباد

سندس باجوہ سکالرشپ

3	پری میڈیکل	محمد عادل افضل	محمد افضل	88.45	فیصل آباد
4	پری میڈیکل	سعدیہ حرا	منظور احمد	87.82	فیصل آباد

امۃ الکریم زیروی سکالرشپ

5	پری میڈیکل	تانیہ کومل	محمد انعام یوسف	87.55	فیصل آباد
6	پری میڈیکل	معاذ احمد	نثار احمد	87.36	فیصل آباد

ملک دوست محمد سکالرشپ

7	پری میڈیکل	قرۃ العین احمد	مجید احمد مبشر	86.55	حیدرآباد

حفیظن بیگم مرزا عبدالحکیم بیگ سکالرشپ

8	پری میڈیکل	ھبۃ الاعلیٰ	رانا مدثر احمد	86.27	راولپنڈی

رفیع اظہر سکالرشپ

9	پری میڈیکل	وقار النساء احمد	محمد جمیل الدین احمد	83.00	آزاد جموں کشمیر

دیگر سکالرشپس

یہ سکالرشپ صرف طالبات کیلئے ہے جنہوں نے انٹرمیڈیٹ کے بعد فائن آرٹس میں داخلہ حاصل کیا ہو

امۃ المنان سکالرشپ برائے فائن آرٹس

1	فائن آرٹس	صائمہ	شاہد احمد قریشی	62.55	لاہور
2	فائن آرٹس	امۃ الولی شبرہ	مصطفیٰ تبسم	57.64	فیصل آباد

خالدہ افضل سکالرشپ

یہ سکالرشپ دوسالہ بیچلرز کرنے والے طلباء وطالبات کیلئے ہے

1	بیچلرز	محدث خلیل	خلیل احمد بھنڈر	77.17	یونیورسٹی آف پنجاب (گوجرانوالہ کیمپس)
2	بیچلرز	ناصر محمود طاہر	محمد الطاف	74.50	یونیورسٹی آف پنجاب

میاں عبدالحی سکالرشپ

یہ سکالرشپ ان طلباء وطالبات کیلئے ہے جنہوں نے BS کمپیوٹر سائنس یا BS ماس کمیونیکیشن میں داخلہ حاصل کیا ہو۔

1	کمپیوٹر سائنس	ولید احمد	ناصر احمد سدھو	89.09	نیشنل یونیورسٹی آف کمپیوٹر اینڈ امرجنگ سائنسز
2	ماس کمیونیکیشن	عرفان احمد	نعیم احمد	69.73	یونیورسٹی آف سرگودھا

عبدالوہاب خیر النساء سکالرشپ

یہ سکالرشپ صرف واقفین نو طلباء وطالبات کیلئے ہے جنہوں نے BS (چار سالہ) یا M.Sc ڈگری حاصل کی ہو۔

1	BS	طیبہ کریم	محمد اقبال خان	92.75	یونیورسٹی آف پنجاب
2	M.Sc	طاہرہ صدیقہ	طاہر محمود احمد خان	90.00	یونیورسٹی آف پنجاب

(نظارت تعلیم)

پبلشر وپرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم پروفیسر محمد سلطان اکبر صاحب

بیت القمر دارالصدر غربی ربوہ کی ابتدائی تعمیر

اس بیت کی تحریک حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے کی اور آپ ہی کے خطاب کے نام پر ہے

دارالہجرۃ ''ربوہ'' کے قیام کے ابتدائی ایام میں محلّہ دارالصدر غربی میں صرف ابھی چند ایک مکانات ہی پختہ تعمیر ہوئے تھے۔ ہم چوہدری فرزند علی مرحوم کی کوٹھی 24/4 (حال کوٹھی چوہدری عزیز احمد باجوہ مرحوم) کے شمالی کونہ والے کمرہ میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ مولوی محمد حنیف قمر صاحب سائیکل سیاح ہمارے امام ہوا کرتے تھے۔ پھر ہم نے اسی کوٹھی کے باہر کی طرف صحن میں ایک عارضی بیت الذکر بنالی۔ اس وقت ہمارے امام بابا فقیر محمد خان مرحوم افغان (مدفون بہشتی مقبرہ قادیان) ہوا کرتے تھے۔ ان کی آواز بڑی باریک سُریلی پُرسوز تھی۔ نماز پڑھنے کا بڑا لطف آیا کرتا تھا۔ پھر جب یہ کوٹھی چوہدری عزیز احمد باجوہ نے خرید لی۔ تو انہیں کوٹھی کو وسیع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو انہوں نے ہمیں وہ عارضی بیت (جس کی چھت پر بارہ تیرہ فٹ لمبے لکڑی کے بالے تھے اور چار کھڑکیاں تھیں اور ایک دروازہ تھا اور چھوٹا سا صحن تھا) وہاں سے منتقل کرنے کے لئے کہہ دیا۔ چنانچہ ہم نے اس کا ملبہ بالے کھڑکیاں دروازہ وغیرہ شیخ نور احمد منیر صاحب کے ہاں رکھوا دیا۔ اور ہم عزیزم سہیل احمد کے مکان 11/3 کے مشرقی بڑے کمرہ میں نماز پڑھتے رہے اور گرمیوں میں شام عشاء کی نمازیں سامنے کھلے میدان میں ایک نسبتاً اونچی جگہ پر پڑھا کرتے تھے۔

انہیں ایام میں محترم صاحبزادہ ایم ایم احمد نے اپنی کوٹھی ''البشریٰ'' تعمیر کی۔ یہ غالباً 1959-60ء کی بات ہے۔ ان کے والد ماجد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اس زمانہ میں بیت مبارک کے سامنے سڑک کے پار ایک عارضی کوارٹر میں فروکش ہوا کرتے تھے۔ کوٹھی ''البشریٰ'' تعمیر ہونے پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اس میں منتقل ہو گئے۔ ہم اہل محلّہ بڑے خوش و نازاں تھے کہ حضرت مسیح موعود کے درمیانے فرزند ارجمند ہمارے محلّہ کے مکین بن گئے ہیں۔ چنانچہ ہم اسی خوشی سے معمور حالت میں حضرت صاحبزادہ صاحب کو مبارکباد دینے اور مرحبا کہنے کے لئے کوٹھی ''البشریٰ'' حاضر ہوئے۔ ''ہم'' سے مراد محترم صدر محلّہ ملک رفیق احمد صاحب، سیکرٹری بیت کمیٹی محترم چوہدری عطاء اللہ پروفیسر اور خاکسار محمد سلطان اکبر ہے۔ ہم نے محترم میاں صاحب سے عرض کیا کہ ہمیں آپ کے بابرکت وجود کے ہمارے محلّہ کے مکین بننے پر بڑی خوشی ہوئی ہے۔ تو حضرت میاں صاحب نے فوراً ہم سے پہلا سوال یہ پوچھا: ''کیا آپ کے محلّہ کی کوئی بیت ہے؟'' ہم نے عرض کیا ''ہمیں بیت کے لئے جماعت کی طرف سے ایک پلاٹ تو الاٹ کیا ہوا ہے لیکن ہم ایک گھر میں مرکز نماز بنا کر وہاں نمازیں ادا کرتے ہیں''۔

حضرت میاں صاحب نے فرمایا یہ ٹھیک نہیں۔ اصل جگہ پر بیت بنائیں۔ چاہے وہاں ایک سادہ سا چھپر ہی ڈال لیں۔

چنانچہ ہم نے حضرت میاں صاحب کے اس ارشاد کی تعمیل میں پرانی عارضی بیت کے لکڑی کے بالوں پر مشتمل اور چھت پر سرکنڈے کی سرکیاں ڈال کر اور چار کھڑکیاں اور دروازہ لگا کر دو صفوں پر مشتمل ایک صاف ستھری چھوٹی سی بیت اور اسے خوب سفیدی وغیرہ کرا کے اور مختصر سا کشادہ صحن بنا کر تقریباً دو ہفتہ کے بعد ہم پھر حضرت میاں صاحب کی خدمت میں اطلاع دینے کے لئے حاضر ہوئے۔ حضرت میاں صاحب بہت خوش ہوئے اور فرمایا چلو میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ مجھے وہ بیت الذکر دکھائیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت میاں صاحب کے دل میں کس قدر بیت الذکر کی اہمیت اور خوشی تھی۔

چنانچہ آپ ہمارے ساتھ پیدل ہی چل کر بیت الذکر تشریف لائے۔ اس زمانہ میں محلّہ میں چند ایک ہی مکان تعمیر ہوئے تھے۔ اس لئے راستہ زیادہ لمبا طے نہ کرنا پڑتا تھا۔ بیت الذکر دیکھ کر بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔ صحن میں کھجور کی سادہ سی چٹائی بچھی تھی۔ اسی پر بیٹھ گئے۔ محلّہ کے اکثر احباب بھی وہاں موجود تھے۔ پھر فرمایا یہ تو بہت خوبصورت بیت الذکر ہے۔ پھر آپ نے بیت الذکر کے بابرکت ہونے اور اہل محلّہ کے لئے دعا کروائی اور ہم پھر آپ کو البشریٰ تک چھوڑنے کے لئے ساتھ گئے۔ کیا ہی بابرکت تھے وہ بزرگ اور کیا ہی بابرکت تھے وہ دن اور کیا ہی حسین ہیں ان ایام کی یادیں!

پھر دن گزرتے گئے حضرت میاں صاحب 1963ء میں وفات پا گئے۔ اسی دوران حلقہ لطیف والوں نے ٹھیکیدار محمد دین مرحوم کی سرکردگی میں بیت لطیف کی چار دیواریں درمیان میں ستون وقفے وقفے سے بنا کر کھڑی کر لیں۔ ان کے پاس چھت کے لئے کوئی پیسہ نہ تھا محلّہ کے سیکرٹری یا صدر تعمیر بیت کمیٹی پروفیسر چوہدری عطاء اللہ تھے۔ انہوں نے اپنی ذاتی کوششوں سے بیت فنڈ کے لئے چار ہزار روپیہ جمع کر لیا تھا۔ ٹھیکیدار محمد دین، پروفیسر محمد شریف خالد اور صوبیدار غلام رسول صاحب (والد ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب) نے کہا کہ ہمیں چار ہزار جمع شدہ بیت فنڈ میں سے آدھا حصہ دو ہزار روپیہ دے دیں۔ کیونکہ محلّہ ایک ہی ہے ہم نے بیت لطیف پر چھت ڈالنا ہے۔ چچا جان چوہدری عطاء اللہ صاحب نے کہا کہ یہ رقم میں نے اپنی ذاتی کوششوں سے اکٹھی کی ہے۔ اس لئے میں یہ رقم بیت القمر کی تعمیر پر خرچ کروں گا اور صاف انکار کر دیا۔ صدر محلّہ ملک محمد رفیق صاحب بھی خاموش تھے۔ خاکسار نے اس پر چچا جان مرحوم سے کہا کہ ان لوگوں نے ہمت کر کے بیت الذکر کی چار دیواریں بنالی ہیں۔ ان کو چھت کے لئے دو ہزار دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس بیت الذکر کے لئے اور رقم دے دے گا۔ چنانچہ ملک صاحب مرحوم بھی دل سے یہی چاہتے تھے لیکن خاموش تھے۔ اس پر چوہدری صاحب مرحوم نے بیت لطیف والوں کو دو ہزار روپیہ بیت فنڈ میں سے دے دیا۔

ان ایام میں ٹی آئی کالج میں 1961ء میں میرا تقرر ہو چکا تھا۔ جوانی کے ایام تھے۔ جب بیت لطیف والوں نے دو ہزار روپیہ سے بیت کی چھت ڈال کر مستقل بیت تعمیر کر لی تو میں نے بار بار صدر محلّہ اور صدر تعمیر بیت کمیٹی سے کہنا شروع کر دیا کہ ہمیں بھی بیت کی مستقل عمارت تعمیر کرنی چاہئے۔ میرے بار بار اصرار کرنے پر چوہدری عطاء اللہ صاحب کہنے لگے۔ اگر یہ تم چاہتے ہو تو تم سیکرٹری تعمیر بیت کمیٹی میری جگہ بن جاؤ۔ میں نے باادب عرض کیا ہے کہ اگر آپ یہ فریضہ میرے سپرد کرنا چاہتے ہیں تو مجھے منظور ہے۔ چنانچہ ان کی اجازت سے محترم صدر محلّہ صاحب نے خاکسار کو سیکرٹری بیت کمیٹی مقرر فرما دیا۔

خاکسار نے فوراً چند مزدوروں کے ذریعہ بیت کی بنیادیں کھدوانا شروع کروا دیں۔ بیت کی جگہ پر ایک دو عارضی سے کچے مکان بھی موجود تھے ان کے مکین کہنے لگے پتہ نہیں بیت کب بننا شروع ہوگی۔ کوئی پیسہ وغیرہ تو آپ کے پاس موجود نہیں۔ ہمیں آپ کیوں بے گھر کر رہے ہیں؟ خاکسار نے ادب و پیار سے ان سے عرض کیا کہ یہ اللہ کا گھر ضرور انشاء اللہ بنے گا۔ آپ مہربانی کر کے کسی اور جگہ بسیرا کر لیں اور ساتھ ہی بیت کی پانچ پانچ فٹ گہری بنیادیں کھدوانے کا کام جاری رکھا۔ بیت محمود کوارٹرز تحریک جدید کے قریب محترم صاحب خان نون کے تعاون سے تعمیر ہو چکی تھی جو کہ چالیس فٹ لمبی اور پچیس فٹ چوڑی تھی۔ خاکسار نے بھی اتنی لمبائی چوڑائی کے مطابق بنیادیں کھدوائیں۔ اس دوران بیت والی جگہ میں مقیم عارضی رہائشی احباب نے تعاون کرتے وقت وہاں سے اپنا بوریا بستر سمیٹ کر نقل مکانی کر لی۔

محترم پروفیسر مبارک احمد صاحب انصاری (حال مقیم کینیڈا و استاذ جامعہ احمدیہ کینیڈا) کے مشورہ و مدد سے قبلہ کے تعین کے لئے کمپس (قطب نما) کے ذریعہ سے ہم نے بیت مبارک ربوہ کے مطابق بیت القمر کے قبلہ رخ ہونے کا تعین کیا۔ یہ سب محترم پروفیسر انصاری صاحب نے ہی کیا۔

بیت القمر کے لئے چندہ فراہم کرنے کی اجازت ہمیں ناظر صاحب مال نے اس شرط کے ساتھ دے دی کہ صرف ان احباب سے ہم چندہ لیں۔ جن کے مکان یا خالی پلاٹ اس محلّہ میں موجود ہوں نیز یہ کہ اس فنڈ کی فراہمی میں لازمی چندہ جات کی وصولی پر کوئی اثر نہ پڑے۔

سستا زمانہ تھا۔ پختہ اینٹ تقریباً 25 روپیہ فی ہزار اور سیمنٹ AAC کی بوری پانچ چھ روپے میں مل جاتی تھی۔ روپیہ کی اچھی قیمت تھی۔ ہم نے طے کیا کہ کم از کم محلّہ کے مکین یا پلاٹ کے مالک سے دو صد روپیہ وصول کیا جائے۔

ادھر جب ہمارے کالج میں تعطیلات گرما کا آغاز ہوا تو خاکسار نے محترم صاحبزادہ محمد طیب صاحب (ابن حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کابل) جو کہ ہمارے محلّہ کے نچلے حصہ میں مقیم تھے اور سابقہ صدر محلّہ بھی رہے تھے سے عرض کیا کہ آپ میرے ساتھ لاہور اور پھر کراچی کا سفر کر کے وہاں مقیم محلّہ سے متعلقہ افراد سے بیت الذکر کے لئے چندہ فراہم کرنے میں میری مدد فرما کر ممنون فرماویں۔ جو انہوں نے ازراہ کرم منظور فرما لیا۔ ہم پہلے لاہور گئے تو وہاں متعلقہ احباب نے زیادہ تر وعدہ ہی فرمایا۔ نقد رقم چند سو روپیہ ہی وصول ہوا۔ پھر ہم نے دوسرا سفر کراچی کا بذریعہ چناب ایکسپریس کیا۔

کراچی میں ہم جب محترم چوہدری شاہنواز صاحب (شاہنواز لمیٹڈ کمپنی کے مالک) کے مکان پر پہنچے (رہائش ہماری ''احمدیہ ہال'' کراچی میں تھی)۔ وہاں پر ان کے بیٹے منیر نواز صاحب (جو کہ ابھی نوعمر تھے) ہمارے جامعہ احمدیہ کے بزرگ استاد مولانا ظفر محمد ظفر سے دینی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ انہوں نے محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ

مرحومہ بیگم چوہدری شاہنواز کو جب یہ بتایا کہ محترم صاحبزادہ محمد طیب صاحب فرزند ہیں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کابل کے تو وہ انتہائی خوش ہوئی کہ اتنی عظیم ہستی کے فرزندان کے گھر آئے ہیں۔ پھر ہماری خاطر تواضع اور حق مہمان نوازی ادا کرنے کے بعد ہمارے آنے کی غرض دریافت کی تو صاحبزادہ محمد طیب نے بتایا کہ ہم بیت کے لئے چندہ فراہم کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ تو بیگم صاحبہ نے فرمایا میں نے محلّہ کی بیت کے لئے پانچ صدروپیہ محترم چوہدری اللہ بخش صاحب زراعتی ماسٹر کو پہلے ہی ادا کردیا ہوا ہے۔

اس پر خاکسار بول پڑا اور عرض کیا بیگم صاحبہ محترمہ! آپ نے بہت اچھا کیا کہ ان کو پانچصد روپیہ ادا کردیا ہے۔ بیشک ان کو اور ادا کردیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ ان کا محلّہ ساتھ والا ہے۔ لیکن آپ کا مکان ہمارے محلّہ میں ہے اور ہم نے آپ سے پانچ ہزار روپیہ لینا ہے۔

اس پر محترمہ بیگم صاحبہ نے قدرے وقفہ سے فرمایا یہ تو بہت بڑی رقم ہے۔ آج شام کو محترم چوہدری صاحب لاہور سے تشریف لا رہے ہیں۔ ان سے مشورہ کے بعد میں آپ کو احمدیہ ہال میں اطلاع دے دوں گی۔ چنانچہ ہم واپس احمدیہ ہال آگئے۔

اسی روز عصر کے بعد بیگم صاحبہ محترمہ احمدیہ ہال تشریف لائیں اور مربی سلسلہ محترم دین محمد صاحب شاہد صاحب کی بیگم صاحبہ کو نقد 2000 روپیہ بیت القمر کے لئے عطا فرما کر یہ پیغام بھی ہمیں دینے کے لئے کہہ گئیں بقیہ رقم بھی وہ جلد بھجوا دیں گی۔ جو حسب وعدہ انہوں نے جلد ادا کردیا۔

پھر صاحبزادہ مرحوم تو کراچی ہی رک گئے۔ میں اکیلا ہی کوئٹہ گیا اور سندھ کے بعض دور دراز مقامات پر پیدل ہی پوچھ پوچھ کر پہنچا۔ بہرحال کچھ نقد اور زیادہ وعدے ہی ہوئے۔ بہرحال تعطیلات گرما کے بعد اینٹیں سیمنٹ وغیرہ ضروری سامان منگوالیا۔ لیکن ستمبر 1965ء کی پاک ہند جنگ کے باعث کام کچھ رک گیا۔

اسی دوران 8 نومبر 1965ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی انتقال فرماگئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث منصب خلافت پر سرفراز ہوئے جو کہ میرے کالج کے پرنسپل بھی رہے تھے۔ چنانچہ مورخہ 4 یا 5 دسمبر 1965ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے دور خلافت میں پہلی بیت الذکر کا سنگ بنیاد اپنے مبارک ہاتھوں سے بنفس نفیس رکھا۔ وہ یہی بیت القمر تھی۔ الحمدللہ۔

پھر محترم صدر محلّہ اور مجلس عاملہ محلّہ کے مشورہ سے خاکسار نے حضور کو لکھا کہ ازراہ کرم ہمارے محلّہ کی تعمیر ہونے والی بیت کا نام ازراہ کرم بیت القمر رکھنا منظور فرماویں۔ کیونکہ اس بیت کی تعمیر کی تحریک حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی دلچسپی اور شفقت ہی کے طفیل ہوئی تھی۔ تو حضور نے ازراہ شفقت اسی نام کی منظوری فرمادی۔

دو مستری میں نے کام پر لگادیئے انہوں نے سیمنٹ ACC کی 1:4 کی نسبت دیواروں کی ساری چنائی آہستہ آہستہ کردی۔ اب ہمارے پاس چھت کے لئے کوئی نقدی نہ تھی۔ خاکسار ملک مجید احمد صاحب مالک مجید آئرن سٹور گولبازار کے پاس گیا اور انہیں کہا آپ بھی ربوہ میں رہتے ہیں اور میں بھی ربوہ میں رہتا ہوں۔ آپ مہربانی کریں ہمیں بیت کی مکمل چھت کے لئے اس قدر سیمنٹ اور اس قدر روزن کا سریا ادھار دے دیں۔ تا بیت کا کام مکمل ہو جائے۔ آپ کو یہ ادھار ادا کرنے کا میں ذمہ دار ہوں۔ انشاء اللہ جلد ادا کرنے کا اللہ تعالیٰ کوئی انتظام کردے گا۔ آپ بالکل فکر نہ کریں۔ بیت کا کام ہے آپ کو بھی ثواب ہوگا۔ اللہ بھلا کرے محترم ملک عبدالمجید صاحب کا۔ انہوں نے ہمیں ادھار چھت کے لئے مطلوبہ سریا اور سیمنٹ دے دیا۔

اب چھت ڈیزائن کرنے کا مسئلہ تھا کہ بیت کے اندر کوئی ستون نہ ہو۔ بیت اقصیٰ ربوہ ان دنوں محترم چوہدری عبدالقادر مرحوم انجینئر (برادر اصغر محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل ابن مولانا محمد اسماعیل ہلال پوری) کی نگرانی میں تیار ہورہی تھی۔ خاکسار نے ان سے رابطہ کیا۔ انہوں نے ازراہ کرم اس کار خیر میں تعاون کرتے ہوئے چھت کے سریوں کے مختلف ڈیزائن پیمائشوں Beams چھت کے اوپر باہر نکلے ہوئے ہوں کا بڑی محنت سے ایک کاغذ پر نقشہ بڑے دقیق طور تیار کرکے مجھے خوب اچھی طرح سمجھا دیا اور اس کے مطابق خاکسار نے اپنی نگرانی میں چھت کا سارا سریا بندھوایا پھر خاکسار محترم عبدالقادر مرحوم انجینئر کو بلا کر لایا۔ انہوں نے نہایت باریک بینی سے میرے ساتھ چھت پر چڑھ کر ایک ایک سریے کا جائزہ لیا اور اسے پاس کردیا۔

بجری بھی وافر مقدار میں منگوالی گئی اور محلّہ کے خدام اور مزدوروں سمیت ہم سب نے سستائے بغیر صبح سے شام تک کام کرکے چھت ڈال لی۔ اس زمانہ میں ابھی ربوہ میں سیمنٹ مکسر وغیرہ مشین نہیں آئی تھی۔ بڑا سخت کام تھا۔ سارا دن رکے بغیر کام کرنا تھا تاکہ رکنے سے خدانخواستہ چھت کی پختگی میں کوئی رخنہ نہ رہ جائے۔ خدا کا شکر ہے کہ چھت کا کام صحیح اور معیاری طور پر پایہ تکمیل کو پہنچا۔ پھر لکڑی کا کام مستری سلیم احمد صاحب فیکٹری ایریا نے کیا۔

ہم نے بیت کو اندر باہر سے پلاسٹر کرکے اللہ کے فضل سے تیار کرلیا۔ یہ پلاسٹر کرنے کا کام دو مستریوں ہر دو کا نام غلام محمد تھا ایک ان میں سے ارائیں کہلاتے تھے اور لمبے قد کے تھے دوسرے درمیانہ قد کے تھے۔ دونوں کام میں بڑے ماہر کاریگر تھے۔ لیکن آپس میں ان کی ہر روز دلچسپ نوک جھونک بھی ہوتی رہتی تھی۔ چھت پر منارے وغیرہ بھی انہوں نے ہی بیت محمود کے مناروں کی طرز پر بنائے۔

تو انہی ایام میں جبکہ ابھی ہم نے بیت کو پلاسٹر وغیرہ تو کرلیا تھا۔ لیکن ابھی سفیدی یا رنگ و روغن نہ کیا تھا۔ تو ہماری بیت کو ایک اور سعادت نصیب ہوئی۔ ہوا یوں کہ ہمارے محلّہ میں بیت کے قریب ہی محترم کرنل ڈاکٹر تقی الدین صاحب (جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے حقیقی ماموں اور حضرت ام ناصر کے بھائی تھے) کے مکان پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اپنے ماموں مرحوم کو ملنے کے لئے تشریف لائے۔ نماز مغرب کا وقت ہوگیا تھا۔ بیت مبارک کا منادی میاں محمد حسین بھاگا بھاگا حضور کے پاس اطلاع کرنے کے لئے کرنل صاحب کی کوٹھی پر آیا کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے۔ حضور کا کیا ارشاد ہے؟ حضور نے فرمایا جاؤ مصلیٰ یہیں اٹھا لاؤ۔ ہم آج بیت القمر میں نماز مغرب ادا کریں گے۔ تب ہم اہل محلّہ نے حضور کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ میرا خیال ہے کہ شاید بیت القمر وہ بیت ہے جس میں اہل محلّہ کو بیت مبارک اور بیت اقصیٰ کے بعد خلیفہ وقت کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ بیت میں پوری طرح روشنی نہیں ہورہی اس لئے سفید پینٹ کروالیں۔ تاکہ روشنی خوب ہو اور بیت روشن روشن لگے۔ چنانچہ جلد ہی ہم نے بفضل اللہ تعالیٰ Paint بھی کروالیا۔

اسی طرح ایک روز دونوں مستری غلام محمد صاحبان اپنے کام میں مصروف تھے تو بار بار میری طرف بڑے غور سے دیکھتے تھے۔ میں نے اس طرح غور سے دیکھنے کا سبب پوچھا تو کہنے لگے ہم حیران ہیں کہ بیت تعمیر کرنے میں اس طرح تگ و دو سے اکثر بڑے بڑے بوڑھوں اور بزرگوں کو ہی موقع ملتا ہے۔ آپ بہت نوعمر ہیں۔ اس لئے اس سعادت پر ہمیں آپ پر بہت رشک آرہا ہے۔ میں نے عرض کیا من آنم کہ من دانم میں تو گناہ گار خطا کار ہوں۔ بس یہ تو محض اللہ کا فضل ہے کہ اس نے مجھے یہ موقع دیا ہے۔

پھر انہی ایام میں اللہ تعالیٰ نے مجھے رضوان اکبر حال مقیم امریکہ کی ولادت سے سرفراز فرمایا۔ میری اس سے پہلے صرف دو بیٹیاں مبارکہ (حال لندن) اور نجمہ (حال امریکہ) ہی تھیں۔ تو اس پر دونوں مستری غلام محمد صاحبان نے بیک زبان کہا چوہدری صاحب! یہ سب آپ کو تعمیر بیت کی خدمت کے باعث اللہ تعالیٰ نے نوازا ہے۔

بیت کی تعمیر کا کام اللہ تعالیٰ ضرور پایہ تکمیل تک اپنے فضل سے پہنچاتا ہے۔ یہ میرا ذاتی تجربہ ہے۔ چنانچہ سارے قرضے ملک عبدالمجید صاحب کے اور مکرم عبدالسلام اعوان کے ادا کرنے کے اللہ تعالیٰ نے بروقت غیب سے امداد کرکے ادا کرنے توفیق دی۔ کسی کا قرضہ بیت کے ذمہ نہ رہا۔ تو یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل تھا اور اہل محلّہ کا تعاون تھا۔

ایک اور واقعہ یاد آیا ایک دن خاکسار نے بیت کے لئے چارصد روپیہ کی بجری پٹھانوں سے منگوائی اگلے دن غالباً عید تھی۔ میرے پاس ایک پیسہ تک نہ تھا۔ محلّہ میں محترم صدر محلّہ ملک محمد رفیق صاحب سے اور دیگر دوستوں سے پوچھا۔ اتفاقاً کسی کے پاس رقم نہ تھی۔ پٹھان میرے دروازے پر آکر بیٹھ گئے اور کہا ہم نے ابھی پیسے لے کر جانا ہے ہم نے کل عید کرنی ہے۔ مجھے یاد آیا کہ کالج میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید صاحب صدر شعبہ انگریزی (حال ناظر اعلیٰ و امیر مقامی) کو گزشتہ روز چار پانچصد روپیہ کالج کی طرف سے کسی کام کے لئے دیا گیا تھا۔ خاکسار فوراً سائیکل پر سوار ہوکر میاں صاحب محترم کے پاس گیا اور بے تکلفی سے عرض کیا مجھے وہ کل والے کالج کے چارسو روپیہ فوراً دے دیں۔ میں آپ کو کل یا پرسوں بینک کھلنے پر دے دوں گا۔ انہوں نے مجھے وہی نوٹ فوراً تھما دیئے۔ چنانچہ پٹھانوں کو اس طرح دروازہ سے رخصت کیا۔ پھر میاں صاحب محترم کو بھی بعد میں حسب وعدہ رقم ادا کردی۔ تو یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی عطا تھی جو تھوڑی بہت بیت کی خدمت کی توفیق ملی۔ ورنہ اس کے ہاں خدمتگاروں کی کیا کمی ہے۔ جس سے چاہتا ہے اپنا کام لے لیتا ہے۔

اس تعمیر بیت میں میرے ساتھ سب احباب محلّہ کا تعاون تھا۔ جن میں محترم صدر محلّہ ملک محمد رفیق صاحب محترم چوہدری عطاء اللہ صاحب مکرم محمد سلیم صاحب سیکرٹری مال (حال نظارت امور عامہ) مکرم محمود اسلم صاحب آڈیٹر (سابق کارکن کالج) اور سب بیت کے لئے چندہ ادا کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ جو وفات پاچکے ہیں۔ ان سب کے اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے۔ ان سب کی دعائیں تھیں اور ہر لحاظ سے تعاون تھا جس سے کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ ٹوٹل اخراجات اس زمانہ میں 25 ہزار روپیہ کے لگ بھگ تھا اب تو پچیس لاکھ روپیہ میں بھی اتنا کام نہیں ہوسکتا۔

چنانچہ بعد میں محترم پروفیسر راجا نصراللہ خان کی صدارت کے ایام میں بیت میں دوگنا اضافہ کیا گیا اور لاکھوں روپے دوستوں نے دیئے۔

اب بھی موجودہ صدر دوستوں کے تعاون سے لاکھوں روپیہ ہر سال بیت کی تزئین اور دیگر سہولیات پر خرچ کررہے ہیں۔

برطانیہ میں جمہوریت کا سفر

برطانوی پارلیمنٹ کی تاریخ 795 سالہ پرانی ہے۔ برطانوی پارلیمنٹ کو Mother of Parliaments of The World کہا جاتا ہے۔ برطانیہ میں پارلیمانی نظام عوامی جدوجہد کا ثمر نہیں۔ 1215ء میں کنگ جان کے ظلم کے خلاف امراء اور جاگیرداروں نے بغاوت کی اور لندن پر قبضہ کرلیا اس بغاوت کے نتیجے میں بادشاہ نے تاریخی عہد نامے ''میگنا کارٹا'' پر دستخط کر دیئے، جسے عظیم برطانوی منشور بھی کہا جاتا ہے۔

اس برطانوی منشور میں عوام کی آزادی اور ان کے حقوق کو تسلیم کرنے کا عہد کیا گیا۔ میگنا کارٹا برطانیہ کی پہلی بنیادی آئینی دستاویز تھی جس کے بعد نہ تو کبھی آئین تحریری طور پر مرتب کیا گیا اور نہ اس کے لئے تحریک چلائی گئی۔

میگنا کارٹا پر دستخط کے بعد برطانیہ میں دو ایوان ''دارالعوام اور دارالامراء'' وجود میں آئے۔ شروع میں پارلیمنٹ کے ایوان بالا یعنی دارالامراء کو دارالعوام سے کہیں زیادہ اختیارات حاصل تھے۔ 14ویں صدی میں بادشاہ ایڈورڈ کے زمانے میں یہ اصول تسلیم کیا گیا کہ ملک میں کوئی ٹیکس پارلیمنٹ کی اجازت کے بغیر لاگو نہیں کیا جائے گا۔ 17ویں صدی میں بادشاہ اور پارلیمنٹ کے درمیان کشیدگی ایک مرتبہ پھر بڑھ گئی جس کے نتیجے میں بادشاہ چارلس اول کا سر قلم کر دیا گیا۔

1660ء میں جب دوبارہ بادشاہت بحال ہوئی تو اس میں پارلیمنٹ کی بالادستی کو تسلیم کرلیا گیا۔ 19ویں صدی تک ووٹ کا حق صرف صاحب ثروت طبقہ کو ہی تھا یعنی صرف 3 فیصد اشرافیہ کو ووٹ کا حق تھا۔

عام شہری ووٹ نہیں ڈال سکتے تھے صرف زمین اور جائیداد کے مالک ہی حق رائے دہی میں حصہ لے سکتے تھے۔

عورتوں اور 21 سال سے کم عمر کے افراد کو بھی ووٹ کا حق نہیں تھا۔ 1918ء میں 21 سال کے تمام افراد کو ووٹ کا حق دے دیا گیا مگر عورتوں کے لئے 30 سال عمر کی شرط رکھی گئی۔ 1969ء میں حق رائے دہی کے لئے عمر کی حد 18 سال کر دی گئی۔

برطانوی دارالامراء غیر منتخب ادارہ ہے جس کے ارکان میں چرچ کے 26 اعلیٰ عہدیدار بھی شامل ہیں۔ جنہیں روحانی لارڈز کہا جاتا ہے۔ 1997ء میں جب ٹونی بلیئر وزیراعظم بنے تو انہوں نے دارالامراء کو دوسرا منتخب ادارہ بنانے کا عہد کیا لیکن اس پر عمل درآمد نہ ہوسکا۔

ٹوری پارٹی کی تاریخ

کنزرویٹو یا ٹوری پارٹی جس کے ارکان پارلیمنٹ کو ''ٹوریز'' بھی کہا جاتا ہے برطانیہ کے اشرافیہ کی سب سے بڑی جماعت ہے۔

ٹوری پارٹی 1997ء سے اپوزیشن میں ہے، اس کے سربراہ ڈیوڈ کیمرون ہیں جو برطانیہ کے نئے وزیراعظم ہیں۔ ٹوری پارٹی کی ابتداء انگلستان، سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ کے تخت سے بادشاہ جیمز دوم کو ہٹانے کی تحریک سے ہوئی۔ ملک کا جاگیردار طبقہ جو ''ٹوری'' کہلاتا تھا نے کنگ جیمز کی حمایت اور پارلیمنٹ کی مخالفت کی برطانیہ میں ٹوریوں کے مقابلے میں سرمایہ دار اور کاروباری طبقہ تھا جو ''وگ'' کہلاتا تھا۔

ٹوری پارٹی نے اپنے آپ کو قدامت پسند پارٹی کہلانا پسند کیا اور یہ بنیادی طور پر شاہ پرست پارٹی جانی جاتی ہے۔

19ویں صدی کے وسط میں ٹوری پارٹی میں ایک انقلابی تبدیلی آئی جب ایک صنعتکار رابرٹ پیل پارٹی سربراہ بنے۔

رابرٹ پیل نے کارن لاء کے تحت کاشتکاروں کے مفادات کے تحفظ کی ضامن تمام مراعات ختم کردیں رابرٹ پیل کے اس فیصلے سے پارٹی میں پھوٹ پڑ گئی اور فیصلے کے مخالفین نے ایک نئی جماعت لبرل پارٹی بنالی۔

19ویں صدی کے آخر تک ٹوری پارٹی بڑی حد تک جاگیرداروں اور اشرافیہ کی جماعت مانی جاتی تھی۔ 20ویں صدی میں جب برطانیہ میں عام لوگوں کو حق خود ارادیت دیا گیا تو اس پارٹی نے اپنے مفادات کی خاطر پینترے بدلے۔

1930ء کا عشرہ ٹوری کے لئے بحرانوں کا عشرہ ثابت ہوا۔ ٹوری وزیراعظم ونسٹن چرچل کی قیادت نے برطانیہ کو دوسری عالمی جنگ میں فتح سے ہمکنار کیا۔ 1945ء کے انتخابات میں ٹوری کے مقابلے میں لیبر کی بھاری جیت نے دنیا کو حیران کردیا۔

1951ء میں ٹوری پھر اقتدار میں آئے اور چرچل وزیراعظم بنے۔

ٹوری پارٹی تیرہ سال تک اقتدار میں رہی اور اس دوران پارٹی قیادت چرچل کے بعد ہیرلڈ میکملین نے سنبھالی۔ 1964ء کے انتخابات میں ٹوری ہار گئے اور لیبر پارٹی کے ہیرلڈ ولسن وزیراعظم بنے۔

1970ء کے انتخابات میں عوام نے لیبر پارٹی کی بساط الٹ دی اور اقتدار ٹوری لیڈر ایڈورڈ ہیتھ کے سپرد کر دیا۔

1974ء کے انتخابات میں ٹوری ہار گئی اور لیبر لیڈر ہیرلڈ ولسن دوبارہ وزیراعظم بنے۔

1989ء کے انتخابات میں ٹوری ایک نئی سربراہ مارگریٹ تھیچر کی قیادت میں میدان میں اتری۔ تھیچر نہ صرف پہلی برطانوی خاتون وزیراعظم تھیں بلکہ تین مرتبہ اس منصب پر فائز رہیں۔

تھیچر نے جس انداز سے ملک میں بڑے پیمانے پر نجکاری کی اور ٹریڈ یونینوں کی طاقت کو کچلا اسے سوشلزم کے خلاف جہاد سے تعبیر کیا گیا۔

تھیچر کی پالیسیوں کے نتیجے میں ملک میں بیروزگاری بڑھی جس نے لوگوں کو بدحال کر دیا۔

1997ء کے انتخابات میں ٹوری ہار گئے اور لیبر پارٹی کے سربراہ جان میجر نئے وزیراعظم بنے۔

لیبر پارٹی کی تاریخ

برطانوی پارلیمنٹ میں محنت کشوں کے حقوق منوانے کے لئے 1823ء میں تحریک شروع کی گئی۔ 1880ء کے عشرے میں اس تحریک کی حمایت اور فروغ کے لئے بائیں بازو اور سوشلسٹ دانشوروں نے کئی تنظیمیں قائم کیں۔

ان تنظیموں میں سب سے نمایاں 1884ء میں جارج برنارڈ شا کی قائم کردہ تنظیم فیبئن سوسائٹی Fabian Society تھی۔

1893ء میں مزدور راہنما کیری ہارڈی نے ''انڈیپنڈنٹ لیبر پارٹی'' کے نام سے تنظیم قائم کی۔

اس پارٹی نے 1895ء کے انتخابات میں پہلی بار 28 امیدوار کھڑے کئے لیکن صرف ہارڈی کامیاب ہوسکے۔ 1900ء میں ہارڈی کی کوششوں کے نتیجے میں تمام سوشلسٹ تنظیموں اور فیبئن کا لندن میں تاریخی اجتماع ہوا جس نے لیبر ری پرسنٹیشن کمیٹی قائم کی 1916ء میں لبرل پارٹی میں پھوٹ پڑ گئی تو لیبر پارٹی اقتدار کی دعویدار کی حیثیت سے ابھری۔

1924ء میں لیبر پارٹی انتخاب جیت گئی لیکن جلد ہی برطانوی انٹیلی جنس اداروں کی سازش کا شکار ہوگئی۔ ایم آئی فائیو کے دباؤ پر برطانوی اخبارات میں لیبر پارٹی پر روس کی کمیونسٹ پارٹی سے تعلق کا الزام لگایا گیا اور کمیونسٹ راہنما ''زنوویو'' کا جعلی خط شائع کرایا گیا۔

اس سازش کے نتیجے میں لیبر پارٹی کی حکومت کو صرف 9 ماہ بعد ہی اقتدار چھوڑنا پڑا۔

1929ء میں لیبر پارٹی نے لبرل پارٹی کے اشتراک سے عنان اقتدار سنبھالا۔

بحران کے نتیجے میں لیبر وزیراعظم ریمزے میکڈونلڈ نے بادشاہ جارج پنجم کو استعفیٰ پیش کر دیا۔

بادشاہ نے استعفیٰ مسترد کر دیا اور ریمزے کو ٹوری اور لبرل پارٹی کے ساتھ مل کر حکومت قائم کرنے کی پیشکش کی۔

ریمزے نے قومی حکومت کی پیشکش قبول کرلی لیکن ان کی جماعت نے ان کے فیصلے کی مخالفت کی اور ریمزے کو پارٹی سے نکال دیا۔

دوسری عالمی جنگ کے دوران چرچل برطانیہ کے وزیراعظم تھے تو لیبر پارٹی کے سربراہ کلیمنٹ ایٹلی کو نائب وزیراعظم بنایا گیا۔

اگرچہ چرچل دوسری عالمی جنگ کے ہیرو تھے مگر اس کے باوجود 1945ء کے انتخابات ہار گئے، لیبر پارٹی کی فتح نے سب کو حیران کردیا۔

لیبر پارٹی کے کلیمنٹ ایٹلی وزیراعظم بنے جن کے سامنے عالمی جنگ سے تباہ حال ملکی معیشت سمیت کئی چیلنجز تھے۔

اگرچہ کلیمنٹ نے کئی انقلابی اقدامات کئے مگر اس کے باوجود وہ 1951ء کے انتخابات ہار گئے۔

13 سال بعد 1964ء میں لیبر پارٹی دوبارہ برسراقتدار آئی اور ہیرلڈ ولسن وزیراعظم بنے۔ ولسن کا دور اقتصادی خوشحالی کا دور تھا لیکن جلد ہی عالمی معاشی بحران کی وجہ سے برطانوی معیشت ابتری کا شکار ہوگئی۔

1970ء کے انتخابات میں ولسن ہار گئے اور ٹوری پارٹی کے ایڈورڈ ہیتھ وزیراعظم بنے۔

1974ء کے انتخابات میں لیبر سربراہ ولسن دوبارہ وزیراعظم بنے لیکن اچانک استعفیٰ دے کر وزارت عظمیٰ سے علیحدہ ہوگئے۔

ہیرلڈ ولسن کے استعفیٰ کے بعد لیبر پارٹی کے جیمز کلیگن نئے وزیراعظم بنے۔

جیمز کلیگن کا دور داخلی انتشار اور بحرانوں کا دور تھا جس کی وجہ سے برطانوی معیشت قرضوں کے بوجھ تلے دب گئی۔

1979ء کے انتخابات میں لیبر ہار گئے اور ٹوری پارٹی کی مارگریٹ تھیچر نے فتح کے جھنڈے گاڑے۔ تھیچر کا دور بہت طویل تھا جس نے وہ فلاحی مملکت جس کی بنیاد کلیمنٹ ایٹلی نے رکھی تھی کا ڈھانچہ ہی مسمار کر دیا۔

کلیگن کے بعد مائیکل فٹ نئے پارٹی سربراہ بنے جن کے دور میں چار لیبر وزراء جنہیں چار کا ٹولہ کہا جاتا تھا نے استعفیٰ دے کر پارٹی سے علیحدگی اختیار کی۔

1997ء سے لیبر پارٹی اقتدار میں رہی۔ پہلے جان میجر پھر ٹونی بلیئر اور گورڈن براؤن وزیراعظم رہے۔

لبرل ڈیموکریٹس پارٹی کی تاریخ

لبرل ڈیموکریٹس پارٹی کی بنیاد اگرچہ 1988ء میں رکھی گئی تھی مگر اس کی جڑیں برطانوی

سیاسی تاریخ میں بہت دور تک پھیلی ہیں۔

لبرل ڈیموکریٹس کی مادر جماعت لبرل پارٹی کی جڑیں 1630ء میں چارلس دوم کے دور میں ''وہگ پارٹی'' سے ملتی ہیں۔

''وہگ پارٹی'' اشرافیہ کی جماعت تھی جو بادشاہ کے اختیارات میں تخفیف اور پارلیمنٹ کے اختیارات میں اضافے کی زبردست حامی تھی۔

وہگ پارٹی پہلی بار 1830ء میں برسراقتدار آئی اور 1832ء میں پہلی اصلاحات کا قانون منظور کیا۔

اسی زمانے میں ریڈیکل لارڈ جان رسل نے وہگ پارٹی کے روشن خیال اراکین پر مشتمل لبرل پارٹی قائم کی۔ لبرل پارٹی برطانیہ کی پہلی سیاسی جماعت تھی جو بادشاہ اور چرچ کے اختیارات میں تخفیف اور شخصی آزادی کی زبردست حامی تھی۔

اسی روشن خیالی کی وجہ سے لبرل پارٹی 1868ء میں گلیڈسٹون نے چار بار انتخاب جیتا اور لبرل پارٹی 30 سال تک اقتدار میں رہی۔

پہلی جنگ عظیم کے بعد لبرل پارٹی میں پھوٹ پڑ گئی اور اس کا ایک بڑا حصہ نئی جماعت لیبر پارٹی سے جاملا۔ 1950ء کے عشرے میں ملک بھر میں لیبر پارٹی کے صرف اڑھائی فیصد ووٹ رہ گئے، اسی دوران لبرل پارٹی کو ٹوری پارٹی میں ضم کرنے کی بھی افواہیں عام ہوئیں۔

1960ء کے عشرے میں پوری لبرل پارٹی تانگہ پارٹی بن گئی۔

جو گریمنڈ نئے پارٹی سربراہ بنے تو ان کی کی گئی اصلاحات کے نتیجے میں پارٹی مقبولیت میں زبردست اضافہ ہوا اور پارٹی مقامی کونسلوں کے انتخابات جیت گئی۔

1974ء کے انتخابات کے بعد وزیراعظم ہیتھ نے لبرل پارٹی کو ٹوری کے ساتھ مخلوط حکومت بنانے کی پیشکش کی جسے لبرل سربراہ جیرمی تھارپ نے ٹھکرا دیا۔ جیرمی تھارپ کی قیادت میں لبرل پارٹی کی مقبولیت میں اضافہ ہوا اور 1974ء کے انتخابات میں اس کے ووٹ 20 لاکھ سے بڑھ کر 60 لاکھ ہوگئے۔

1979ء کے انتخابات میں لیبر پارٹی کی شکست نے برطانوی سیاست کا نقشہ ہی بدل دیا۔

لیبر پارٹی کے چار وزیروں جنہیں چار کا ٹولہ کہا جاتا تھا نے نئی سیاسی جماعت سوشل ڈیموکریٹک پارٹی بنائی۔ 1983ء کے انتخابات میں لبرل پارٹی اور سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کا انتخابی اتحاد ہوا، اس اتحاد نے 25 فیصد نشستیں حاصل کیں۔

2 مارچ 1988ء کو یہی اتحاد انضمام میں بدل گیا اور اس طرح ایک نئی جماعت لبرل ڈیموکریٹس وجود میں آئی۔

مکرم مبشر احمد عابد صاحب مربی سلسلہ

محترم حافظ محمد عبداللہ صاحب کی یادیں

حضرت حافظ محمد عبداللہ صاحب حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت کے والد محترم تھے آپ میرے استاد تھے اس لئے آپ کی کچھ یادیں تازہ کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ ہمارے علاقہ میں لمبا عرصہ بطور معلم سلسلہ تعلیم و تربیت کا کام کرتے رہے۔

آپ کا تعلق پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد سے تھا آپ اندازاً 1900ء میں پیدا ہوئے اور 1919ء میں پہلی مرتبہ قادیان گئے لیکن دل احمدیت کی طرف مائل نہ ہوا۔ آخر اپنے بھائی عبدالعظیم اور دیگر بزرگوں کی دعوت الی اللہ اور ذاتی مطالعہ کی بناء پر احمدیت قبول کرلی اور 1935 کے جلسہ سالانہ پر محترم مولانا دوست محمد صاحب جن کی عمر اس وقت 8 سال تھی کو قادیان مدرسہ احمدیہ میں داخل کرا آئے۔ ربوہ بننے کے بعد آپ نے 1962ء میں زندگی وقف کی اور بطور معلم مختلف جماعتوں میں تعلیم و تربیت کا کام کرتے رہے۔ لیکن لمبا عرصہ ہمارے علاقہ جل بھٹیاں اور عنایت پور بھٹیاں ضلع جھنگ (حال ضلع چنیوٹ) میں تعینات رہے۔

انبیاء کی جماعت پر جب اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت ابتلاء کا زمانہ آتا ہے تو اس کے ثمرات اس قدر وسیع ہوتے ہیں کہ انسان شمار نہیں کرسکتا جس کا ہر احمدی گواہ ہے یہی حال 1953ء کے ابتلاء کے وقت ہوا جماعت احمدیہ پر یہ وقت بہت کڑا تھا لیکن ہمارے علاقہ کیلئے باعث رحمت ثابت ہوا ہمارے علاقہ میں احمدیت کی خوشبو کافی عرصہ سے پہنچ رہی تھی۔ لیکن 1953 سے پہلے کوئی احمدی نہیں ہوا تھا 1953ء کے فسادات کے بعد جماعت کو شہرت ملی تو ہمارے علاقہ میں 12 جماعتیں بنیں اور متعدد جگہوں پر جماعت کا پودا لگا ہمارا علاقہ ضلع جھنگ سرگودھا کے باڈر پر ہے اور یہ جماعتیں بھی جھنگ اور سرگودھا کے مختلف دیہات پر مشتمل ہیں۔

اس مختصر تعارف کے بعد حضرت حافظ محمد عبداللہ صاحب کی بابت بتانا چاہتا ہوں کہ ان نئی جماعتوں میں محترم حافظ محمد عبداللہ صاحب کو تعینات کیا گیا اور سنٹر ہمارا گاؤں جل بھٹیاں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ بنایا گیا حضرت حافظ صاحب کو شروع میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن آپ کے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہ آئی ایک تو ان دنوں سفری سہولتیں نہ ہونے کے برابر تھیں لیکن آپ پھر بھی ان دیہاتوں کا پیدل دورہ کر کے نہ صرف تعلیم و تربیت کا فریضہ سرانجام دیتے بلکہ علاقہ کے احمدی و غیر از جماعت لوگوں سے ایسے روابط قائم کئے کہ ہر کوئی آپ کا گرویدہ ہو جاتا غیر احمدی آپ کے ساتھ بہت عزت سے پیش آتے اور کسی کی مجال نہ تھی مولوی صاحب کے سامنے دوران دعوت الی اللہ کوئی بیہودہ لفظ بولے یا بیہودہ حرکت کرے مولوی صاحب کے حسن اخلاق اور خدمات کی بدولت ہمارے گاؤں کے غیر از جماعت نے باجماعت نماز پڑھنی چھوڑ دی اور حضرت مولوی صاحب کی امامت میں ہی نماز پڑھ لیتے مولوی صاحب اس قدر محنتی انسان تھے کہ صبح کی نماز کے بعد بچے اور بچیوں کو تین چار گھنٹے قرآن پڑھاتے اور نماز سادہ اور باترجمہ سکھاتے اور ہر ایک سے خود سبق سنتے، آپ کی اس محنت شاقہ کا نتیجہ ہے کہ ہمارے گاؤں کے آپ کے وقت کے لوگوں کی اکثریت قرآن کریم اور نماز باترجمہ جانتی ہے جو لوگ قرآن پڑھ لیتے ان کو سورۃ بقرہ کی پہلی سترہ آیات زبانی یاد کراتے پھر اس سے آگے قرآن پاک کا ترجمہ شروع کرا دیتے آپ کے پاس رہنے کے لئے صرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا اور اس کے آگے ایک سرس یعنی شریں کا درخت تھا جس کے سایہ میں چارپائی ڈال کر بیٹھ جاتے اور سارا دن بچوں بچیوں اور بڑے لوگوں کو اپنے دینی علوم سے فیض یاب کرتے آپ کا یہ فیض صرف احمدیوں تک محدود نہ تھا غیر از جماعت بھی بکثرت فیض یاب ہوتے اور دوسرے گاؤں سے آنے والے احمدی اور غیر از جماعت مہمان آپ کے روحانی چشمہ سے فیض پاتے۔ ہر کوئی یہی سمجھتا کہ مولوی صاحب ہمارے گھر سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ آپ کی رہائش تو نہ ہونے کے برابر تھی کیونکہ نئی جماعتیں تھیں کافی غربت کا عالم تھا لیکن آپ نے کبھی کسی سے کوئی شکوہ نہ کیا کھانے میں جو مل جاتا بہت خوشی سے کھا لیتے، آپ رخصت اتنی کم لیتے گویا آپ کا گھر بار بیوی بچے جماعتی خدمت ہی ہے جلسہ سالانہ کے علاوہ سال میں ایک یا دو دفعہ رخصت لے کر گھر جاتے، ہمارے گاؤں میں آپ کی تعیناتی کے دوران 1974ء کا ابتلاء آیا آپ نے جماعت کی بہت ڈھارس بندھائی اور اکثر غیر از جماعت جب کہتے کہ اب آپ کی جماعت ختم ہونے والی ہے آپ بھی ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں تو دوران گفتگو اکثر 1953ء کے ابتلاء کا حوالہ دیتے ہوئے کہتے کہ اس علاقہ میں ہماری جماعتیں اس ابتلاء کے بعد قائم ہوئی تھیں اس ابتلاء میں انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ثابت قدم رکھے گا اور بہت ترقیات دے گا، کوئی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد کو 1974ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے قومی اسمبلی میں پیش ہونے کی سعادت نصیب ہوئی اور جلسہ سالانہ پر بھی اکثر آپ کی تقریر ہوتی تو لوگ آپ کے سامنے آپ کے بیٹے کی بہت تعریف کرتے تو اکثر فرماتے کہ یہ تو محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کو اس جماعتی خدمت کی توفیق دے رہا ہے اللہ کرے میری جسمانی اولاد اور شاگرد ہر وقت جماعتی خدمت میں لگے رہیں۔ آپ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے محترم مولوی دوست محمد صاحب کی بابت یہ فقرہ کہتے کہ لوگ اپنے باپوں کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں اور میں اپنے اس بیٹے کی وجہ سے پہچانا جاتا ہوں۔ حضرت حافظ صاحب کو تقریباً 15 سال ہمارے گاؤں کے احمدی اور غیر از جماعت احباب کو دینی تعلیم دینے کی سعادت نصیب ہوئی، آج آپ کے شاگردوں میں سے کئی بطور معلم اور مربی بن کر سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں اور کئی دنیاوی عہدوں پر کام کر رہے ہیں جن میں غیر از جماعت بھی شامل ہیں جو آج بھی آپ کی خدمات کو بہت اچھے لفظوں میں یاد کرتے ہیں۔ آپ کی وفات فروری 1978ء میں ہوئی اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ استاذی المکرم محترم حافظ محمد عبداللہ صاحب کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ہمیں آپ کی دعاؤں کا حقیقی وارث بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کافی (Coffee)

کہانی مشہور ہے کہ مغربی ایتھوپیا کے کافا کے علاقہ میں ایک عرب جس کا نام خالد تھا اپنی بکریاں چرا رہا تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ اس کی بکریاں ایک مخصوص پودے کے بیر کھا کر انتہائی چاک و چوبند ہوگئیں۔ اس نے ان بیروں کو ابال کر پہلی کافی تیار کی۔ یہ بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ کافی کے پہلے Beans دانے ایتھوپیا سے پہلی بار یمن پہنچے جہاں صوفیوں نے خاص موقعوں پر عبادت کے لئے جاگتے رہنے کے لئے ان سے تیار کردہ کافی پینے کی رسم ایجاد کی۔ پندرہویں صدی کے آخر میں کافی مکہ مکرمہ اور ترکی میں جا پہنچی جہاں سے 1645ء میں یہ وینس میں داخل ہوئی۔ 1650ء میں ایک ترک باشندہ نامی لپسکا روزے اسے لندن لے آیا جہاں اس نے لومبارڈ اسٹریٹ میں کافی ہاؤس قائم کیا۔ عرب میں ''قہوہ'' ترکی میں ''قہوے'' اور اٹلی میں ''کیفے'' اور انگریزی میں یہ مشروب ''کافی'' کہلایا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

محترم ملک منور احمد صاحب جاوید نائب ناظر ضیافت - دارالضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور اس کی رحمت سے ہماری پوتی عزیزہ آنسہ مریم انس واقفہ نو احمدیہ ابوڈ آف پیس کینیڈا حال مقیم ربوہ نے 5 سال 6 ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کر لیا ہے۔ عزیزہ نے 2 ماہ سے بھی کچھ کم وقت کے قلیل عرصہ میں قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ قرآن پاک پڑھانے کی سعادت عزیزہ کے والد مکرم حافظ انس احمد ملک صاحب کینیڈا کے حصہ میں آئی ہے۔ مورخہ 2 فروری 2011ء کو تقریب آمین منعقد ہوئی۔ محترمہ آپا سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بچی سے قرآن مجید سنا اور پھر دعا کروائی۔ آپ نے بچی کے تلفظ و روانی پر بڑی خوشنودگی کا اظہار فرمایا۔ عزیزہ آنسہ مریم انس مکرم ملک انصار الحق صاحب جو 28 مئی 2010ء کو دارالذکر لاہور میں راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے تھے کی نواسی اور رفقاء حضرت مسیح موعود، حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب مربی سلسلہ ماریشس یکے از 313 اور حضرت ڈاکٹر ظفر حسن صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو قرآن کریم سمجھنے، اس سے محبت کرنے اور پھر عمل کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلان داخلہ

پنجاب یونیورسٹی نے درج ذیل شعبہ جات میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

بی کام: داخلہ فارم بھجوانے کی آخری تاریخ 21 مارچ 2011ء اور بذریعہ ڈاک 15 مارچ ہے۔

ایم۔اے/ ایم ایس سی پارٹ I: فارم بھجوانے کی آخری تاریخ 9 مارچ 2011ء ہے۔ جبکہ بذریعہ ڈاک 2 مارچ تک سنگل فیس کے ساتھ بھجوا سکتے ہیں۔

ایم اے/ ایم ایس سی پارٹ II: فارم بھجوانے کی آخری تاریخ 14 مارچ 2011ء اور بذریعہ ڈاک 6 مارچ تک مع سنگل فیس بھجوا سکتے ہیں۔

ایم اے/ ایم ایس سی (سپلیمنٹری 2010ء) پارٹ II۔ داخلہ فارم بھجوانے کی آخری تاریخ 14 فروری 2011ء ہے۔ (نظارت تعلیم)

کارِ خیر کیلئے مالی قربانی

"محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار"

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا یہ ولولہ انگیز کلام ہمیں تحریک جدید کی طرف توجہ دلاتا ہے جو ممالک بیرون میں اشاعت حق میں مصروف ہے اور مخلصین جماعت کو دعوت دیتا ہے کہ وہ اس عظیم الشان کار خیر کیلئے اپنی مالی قربانیوں کا جائزہ لیں اور انہیں جلد از جلد معیاری صورت میں اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ یاد رہے کہ سال نو کے اعلان پر تین ماہ گزر گئے ہیں اس مہم کو کامیاب و بامراد بنانے کیلئے بقیہ نو ماہ کے عرصہ میں ہر ممکن کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق سعید بخشے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

نکاح

مکرم جمال احمد قریشی صاحب گلشن حدید سٹیل ٹاؤن کراچی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم محسن شریف قریشی صاحب کے نکاح کا اعلان مورخہ 2 جنوری 2011ء کو ربوہ میں مکرمہ عافیہ حمید صاحبہ بنت مکرم حمید احمد صاحب کے ساتھ 2 لاکھ روپے حق مہر پر مکرم عزیز الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔ مکرم محسن شریف قریشی صاحب مکرم شریف احمد صاحب ایکیین مرحوم کے پوتے اور مکرم چوہدری حبیب الرحمٰن صاحب سابقہ کارکن تحریک جدید کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت بنائے۔ آمین

گمشدہ USB

مکرم عطاء النور صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مقامی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی USB خلافت لائبریری سے دارالعلوم غربی ثناء جاتے ہوئے راستے میں کہیں گر گئی ہے۔ جن صاحب کو ملے براہ مہربانی فون نمبر 0334-4514037 پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ شکریہ

سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر قاضی منور احمد صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر احسان الحق صاحب (ایف آر سی پی) مختصر علالت کے بعد 28 جنوری 2011ء کو کراچی میں وفات پا گئے۔ ان کی عمر بیاسی برس تھی۔ آپ ایک نہایت قابل فزیشن اور ہر دلعزیز ڈاکٹر ہونے کے ناطے سے حقیقتاً آخر دم تک اپنے مریضوں اور ضرورت مندوں کو اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہے۔ احمدیہ جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود کے ساتھ ان کا تعلق مثالی تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ دوستوں کی طرح ان کے ساتھ شفقت کا سلوک فرماتے تھے۔ شروع سے ہی ایک اچھے طالب علم تھے اور پاکستان کی مشہور درسگاہوں گورنمنٹ کالج لاہور اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے تعلیم حاصل کی اور بعد میں پوسٹ گریجوایشن کیلئے انگلستان کی مشہور زمانہ تعلیمی درسگاہوں سے استفادہ کیا۔ کچھ عرصہ بالٹی مور امریکہ میں بھی رہے۔ پاکستان واپس آ کر انہوں نے اٹک آئل کمپنی اور برما شیل کمپنی کے میڈیکل کنسلٹنٹ کی حیثیت سے بہت عرصہ کام کیا۔ وہ آغا خان میڈیکل یونیورسٹی کراچی کے وزٹنگ پروفیسر بھی رہے۔ ڈاکٹر احسان الحق صاحب کے والد بزرگوار، ڈاکٹر عبدالحق صاحب لاہور کے مشہور ڈینٹل سرجن تھے اس کے علاوہ لاہور کے شہرہ آفاق ڈینٹل کالج کے پرنسپل تھے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ لاہور کے نائب امیر کی حیثیت سے کچھ عرصہ ذمہ داری بھی سنبھالی۔ ڈاکٹر احسان الحق صاحب نہایت کم گو، شستہ مزاج اور نفیس آدمی تھے۔ اپنے بہن بھائیوں اور کنبے کے لئے ایک شفقت سے بھرپور سائبان کی حیثیت رکھتے تھے۔ باقاعدگی سے تہجد گزار تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور ایک بیوہ چھوڑی ہیں۔ ان کی بیگم ڈاکٹر محمد سعید صاحب کی بیٹی ہیں۔ جنہوں نے جے پور راجستھان میں اپنا پرائیویٹ ہسپتال بنایا اور آخری دم تک وہیں سکونت پذیر رہے۔ ڈاکٹر احسان الحق صاحب کا جسد خاکی کراچی سے ربوہ لایا گیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بیت مبارک میں مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو ان کی نیکیوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کامیابی

(مریم گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ)

مورخہ 25، 26 جنوری 2011ء کو سالانہ سپورٹس کے سلسلے میں ڈسٹرکٹ لیول پر کرکٹ میچ گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں منعقد ہوا جس میں 4 سکولز کی ٹیموں نے شرکت کی۔ مریم گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ کی طالبات نے بھی اس میچ میں حصہ لیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دوئم پوزیشن حاصل کی نیز سکول ہذا کی ٹیم بورڈ لیول پر منعقد ہونے والے کرکٹ میچ کے لئے بھی سلیکٹ ہوئی۔ ٹیم میں شامل طالبات کے اسماء بغرض دعا تحریر ہیں۔

نورین فاطمہ بنت مکرم افتخار حسین صاحب کلاس ہفتم، عائشہ مریم بنت مکرم بشیر الدین مبارک احمد صاحب کلاس نہم، عائشہ جمیل بنت مکرم محمد جمیل صاحب کلاس نہم، حبۃ البصیر بنت مکرم اصغر علی صاحب کلاس دہم، درثمین طور بنت مکرم مشہود احمد صاحب کلاس دہم، اسماء مسعود بنت مکرم مسعود احمد صاحب کلاس دہم، فوزیہ شاہین بنت مکرم ذوالفقار احمد صاحب کلاس دہم، بشرۃ الصیام بنت مکرم بشیر الدین مبارک احمد صاحب کلاس دہم فرح ناز بنت مکرم عصمت اللہ صاحب کلاس دہم، عفت بتول شہزادی بنت مکرم عبدالرسول ساجد صاحب کلاس دہم اور حافظ قرۃ العین بنت مکرم رانا توصیف احمد صاحب کلاس دہم احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ طالبات کو ہر میدان میں کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے اور جماعت کیلئے نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

(پرنسپل مریم گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ)

مرکب افسنتین جگری
معدہ کی کمزوری کی وجہ سے سستی اور بخار کی کیفیت کے لئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ 041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ 041-8549093
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکویٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئر کنڈیشننگ
047-6212758, 0300-7709458
0300-7704354, 0301-7979258
(بکنگ جاری ہے)

رانا عبدالرزاق خاں صاحب

محترم رانا عبدالمجید خاں صاحب کاٹھ گڑھی

میرے چچا رانا عبدالمجید خاں 1920ء میں کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیار پور انڈیا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد چوہدری عبدالحمید خاں اور آپ کے دادا حضرت چوہدری غلام نبی خاں صاحب نے حضرت مسیح موعود کی بیعت 1903ء میں کی تھی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم احمدیہ مڈل سکول کاٹھ گڑھ سے حاصل کی۔ اور پھر آپ رائل ایئر فورس برٹش انڈیا میں بھرتی ہوگئے۔ آپ بہت ہی تندرست، تنومند اور خوبرو نوجوان تھے۔ آپ کا ایک احسان جس کا ذکر ہمارے سب بزرگ اکثر کیا کرتے تھے۔ 1947ء میں جب ہمارے خاندان کے سب افراد تقسیم ہندوستان کے وقت راہوں ضلع جالندھر کے مہاجرین کیمپ میں بے یارومددگار پڑے تھے۔ رانا صاحب اپنے کسی افسر کی اجازت سے ایک ٹرک ائرفورس کا لے کر گئے اور ان سب کو اس میں سوار کر کے لاہور والٹن سکول کیمپوں میں پہنچایا۔ جہاں ان سب کو ہر قسم کا امن، سکون ملا تھا۔ اس کار خیر پر سب لوگوں کو میں نے چچا جان کا کئی محافل میں اس احسان کا ذکر کرتے ہوئے سنا اور دیکھا ہے۔ پاکستان بننے کے بعد آپ کا تبادلہ لاہور سے کراچی ہو گیا تھا جہاں آپ کافی عرصہ رہے۔ جب سرگودھا میں ائر فورس کا اڈا بنا تو آپ کا تبادلہ یہاں ہو گیا۔ درمیان میں کچھ عرصہ میانوالی میں بھی سروس کی۔ مگر آپ سرگودھا سے ہی ریٹائر ہوئے آپ کے والد اور بھائی بہن تو چک 2 ٹی ڈی اے خوشاب میں آباد ہوگئے تھے۔ جہاں ان سب کو پندرہ پندرہ ایکڑ زرعی زمین آبادکاری سکیم پر ملی تھی۔

آپ پانچ بھائی اور پانچ بہنیں تھے۔ آپ کی اپنی اولاد پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ رانا منیر احمد مرحوم۔ رانا افتخار احمد سیکورٹی آفیسر منڈی بہاؤالدین شوگر ملز، رانا ارشاد احمد، رانا اقبال احمد، رانا فاروق احمد محلہ نصیر آباد سلطان ربوہ۔ ایئر فورس سے ریٹائرمنٹ کے بعد تھوڑا عرصہ چک 2 ٹی ڈی اے میں گزارنے کے بعد 1977ء میں آپ ربوہ منتقل ہوگئے۔ جہاں آپ بطور ڈرائیور (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری قصر خلافت ربوہ میں) ملازم ہوگئے۔ بعد ازاں فضل عمر ہسپتال اور دفتر بہشتی مقبرہ میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کا گھر نصیر آباد سلطان کے قریب ہی تھا۔ آپ کا دل ہر وقت بیت الذکر میں اٹکا رہتا تھا۔ دسمبر 2001ء میں آپ کی اہلیہ کی وفات ہوئی اور چند دن بعد آپ کے بڑے بیٹے منیر احمد کی جوانی میں وفات ہوئی۔ آپ نے کمال صبر و تحمل کا نمونہ دکھایا۔ اور سب کو مشیت ایزدی پر راضی رہنے کی تلقین کرتے رہے۔ آپ نے اپنے والد صاحب کی بھی بہت خدمت کی۔ جو کہ اپریل 1985ء تک تادم وفات آپ کے پاس ہی رہے۔ آپ نہایت سادہ، بلند حوصلہ، ہنس مکھ مہمان نواز پابند صوم وصلوٰۃ، موصی، حق دوستی ادا کرنے والے، سب سے حسن سلوک رکھنے والے اور خلافت احمدیہ کے عاشق تھے۔ آپ کی وفات 2 مئی 2008ء میں ہوئی۔ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ کا وصیت نمبر 23383 ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو ان کی طرح ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے۔ اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

آزمائشی گیس کورس فری
گیس، تیزابیت، السر سے افاقہ ہو تو مکمل علاج کریں۔ معلوماتی کتابچہ فری۔ ہماری کتاب ''فیملی ڈاکٹر'' کی مدد سے اپنا علاج خود کریں ربوہ کے ہر بڑے کتب فروش سے دستیاب ہے۔
مظہر ہومیو و ہربل فارما ہسپتال
www.drmazhar.com
0334-6372686 احمد نگر ربوہ

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچر ز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل
طالب دعا: میاں عبدالسمیع، میاں عمر سمیع، میاں سلمان سمیع
81-A سٹیل شیٹ مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
Mob:0300-8469946-0302-8469946
TeL:042-7668500-7635082

خبریں

گوجرانوالہ میں حساس اداروں کے دفاتر کے باہر دھماکے گوجرانوالہ میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کے دفاتر کے باہر تین دھماکے ہوئے تاہم کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ پہلے دو دھماکے سی آئی اے سینٹر کی بلڈنگ کے قریب ہوئے۔ ریسکیو ٹیمیں اور قانون نافذ کرنے والے ادارے امدادی کارروائیوں کیلئے موقع پر پہنچے ہی تھے کہ آر پی او آفس کے اندر واقع ایس پی سپیشل برانچ کے دفتر کے باہر ایک اور دھماکہ کر دیا گیا۔

پی آئی اے ملازمین کی ہڑتال، احتجاج، پروازیں منسوخ ملک بھر میں پی آئی اے ملازمین کی ہڑتال اور احتجاج کا سلسلہ جاری ہے جس کے باعث ملک کے مختلف شہروں میں پی آئی اے پروازوں کی آمد و روانگی کا شیڈیول سخت متاثر ہو رہا ہے۔ پروازیں منسوخ ہونے کے باعث ایئرپورٹس پر مسافروں کو سخت پریشانی اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

45 دن میں خوشخبری کی امید نظر نہیں آرہی مسلم لیگ (ن) کے قائد نواز شریف نے کہا ہے کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ حکومت ابھی تک اپنا راستہ تبدیل کرنے اور اپنی سمت درست کرنے کی صلاحیت سے محروم ہے، 45 دنوں کا تقریباً دو تہائی عرصہ گزر جانے کے باوجود عوام کو خوشخبری ملنے کی امید کی کوئی کرن دکھائی نہیں دیتی۔ ہم نے اپنی تمام کوششیں، صلاحیتیں اور وقت حکومتی ٹیم کے ساتھ صرف کیا لیکن محسوس ہوتا ہے ''ہنوز دلی دور است'' انہوں نے کہا کہ 10 نکاتی اصلاحاتی ایجنڈے پر عملدرآمد اور اس کے نتیجے میں گڈ گورننس کے قیام سے ملک کی معیشت کو صحیح ڈگر پر لا کر معاشی نقصانات کا ازالہ کیا جاسکتا ہے۔

ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کی مخالفت لاہور میں دو پاکستانی شہریوں کو قتل کرنے والے امریکی اہلکار ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کیلئے پاکستان کی سیاسی قیادت بے پناہ امریکی دباؤ کے سامنے گھٹنے ٹیکتے ہوئے ریمنڈ ڈیوس کو سفارتی استثنیٰ دینے پر تیار ہو گئی تھی تاہم قومی سلامتی کے اہم اداروں نے امریکی اہلکار کو سفارتی استثنیٰ کے تحت رہائی کی مخالفت کر دی ہے جبکہ دفتر خارجہ نے بھی حکومت سے کہا ہے کہ وہ اس معاملے پر کسی امریکی دباؤ کو قبول نہ کرے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 10۔فروری

طلوع فجر	5:28
طلوع آفتاب	6:53
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:52

رفیق دماغ
دماغ کی کمزوری کیلئے بچوں کیلئے خاص طور پر مفید ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔
موبائل: 0301-7961600
0321-7961600
فون دفتر: 6214209
پروپرائٹر: رانا حبیب الرحمٰن

سلطان آٹو سٹور
ہر قسم کی گاڑیوں کے پارٹس دستیاب ہیں
ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل کام بھی کیا جاتا ہے۔
ہر قسم کی گاڑیوں کی خرید و فروخت کی جاتی ہے
429 پاک بلاک لنک وحدت روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فواد احمد: 0333-4100733
لقمان احمد: 0333-4232956

FD-10

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Sergical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

PE
پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹیفائر ٹرانسفارمر، اوون ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائیٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی اونائزر پلانٹ
پی۔وی۔سی لائننگ، فائبر لائننگ
پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
37۔دل محمد روڈ، لاہور۔فون: 0300-4280871, 0313-4280871, 042-37247744